

## 20954-نظر بد کی حقیقت اور اس سے بچاؤ اور علاج کا طریقہ کار

سوال

نظر لگ جانے کا کیا مطلب ہے؟ اس کی وضاحت کر دیں۔

پسندیدہ جواب

ذیل میں نظر بد سے متعلق فتاویٰ موجود ہیں، ہم اللہ تعالیٰ سے دعا گوہیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں مفید بنائے۔

دائیٰ فتویٰ کمیٹی کے علماء کے کرام سے پوچھا گیا:

"نظر بد کیا ہے؟ اللہ تعالیٰ کافرمان بھی ہے کہ: **{وَمَنْ شَرَّ حَابِدًا ذَا حَدَّةٍ}** ترجمہ: اور [میں پناہ چاہتا ہوں] حادسہ کے حد سے جب وہ حد کرے۔ [الفتن: 5] نیز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ حدیث صحیح ہے جس میں ہے کہ قبروں میں مدفن لوگوں کی ایک تھانی نظر بد کی وجہ سے ہے؟ اگر انسان کو کسی کے بارے میں حد کرنے کے متعلق شک ہو تو ایک مسلمان کو کیا کرنا اور کیا کہنا چاہیے؟ نظر لگانے والے شخص کے غسل کے پانی سے شفایا بی ملتی ہے؟ کیا اسے پناہ ہوتا ہے یا اس سے غسل کرنا ہوتا ہے؟"

تواہوں نے جواب میں کہا:

"العین یعنی نظر بد: عربی زبان میں "عانِ یعین" سے مانوذہ ہے، جو کسی کو نظر لگانے پر بولا جاتا ہے۔ نظر بد کی حقیقت یہ ہے کہ: نظر لگانے والا شخص کسی چیز کو بہت اچھا سمجھتا ہے، اور پھر اس کے نفس کی خوبیت کیفیت اس چیز کے پیچے پڑ جاتی ہے، اور پھر اپنی زہری خباثت اس پر ڈالنے کے لیے نظر وں کی مدد حاصل کرتی ہے۔

اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حادسہ کے شر سے پناہ مانگنے کا حکم دیا اور فرمایا: **{وَمَنْ شَرَّ حَابِدًا ذَا حَدَّةٍ}** ترجمہ: اور [کہ میں پناہ چاہتا ہوں] حادسہ کے حد سے جب وہ حد کرے۔ [الفتن: 5]

ہر نظر لگانے والا حادسہ ہوتا ہے جبکہ ہر حادسہ نظر لگانے والا سے زیادہ عام لفظ ہے اس لیے حد سے پناہ چاہنے سے نظر بد سے بھی پناہ ملتی ہے۔

نظر بد: حادسہ اور عائن یعنی نظر لگانے والا کی طرف سے حد اور نظر بد سے متاثر شخص کے خلاف چلائے گئے نظر کے تیر ہوتے ہیں جو کبھی اسے لگ جاتے ہیں اور کبھی وہ نک جاتا ہے، جب یہ تیر ایسی حالت میں چلیں جس وقت محمود یا عین زدہ شخص نے اپنے آپ کو شرعی تحفظ نہ دیا ہوا تو یہ تیر اس پر اثر انداز ہو جاتے ہیں، اور اگر اس شخص نے اپنے آپ کو شرعی تحفظ دیا ہوا ہو تو پھر نظر بد کے یہ تیر اثر انداز نہیں ہو پاتے بلکہ بسا واقعات ممکن ہے کہ یہ نظر بد و اپس عائن شخص کو ہی نقصان دے دے "ختم شد مانوذہ از زاد المعاد"

نظر لگنے سے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے احادیث ثابت ہیں، چنانچہ انہی میں سے صحیح بخاری و مسلم کی سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا ولی روایت بھی ہے، آپ کہتی ہیں کہ: (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے حکم دیا کرتے تھے کہ میں نظر بد سے دم کرواؤ) اسی طرح صحیح مسلم، مسند احمد، اور ترمذی میں سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (نظر بد اثر رکھتی ہے، اگر کوئی چیز تقدیر پر غالب ہوتی تو نظر بد ہوتی، جب تم سے غسل کے پانی کا مطالبہ کیا جائے تو تم غسل کر کے پانی دے دو) اس حدیث کو مام ترمذی نے روایت کرنے کے بعد اسے صحیح قرار دیا، اسی طرح البانی نے بھی سلسلہ صحیح: (1251) میں صحیح قرار دیا ہے۔

اسی طرح امام ترمذی : (2059) نے سیدہ اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا کی روایت نقل کر کے اسے صحیح قرار دیا ہے، آپ کہتی ہیں کہ : "اللہ کے رسول ! جعفر کی اولاد کو نظر بہت لگتی ہے، تو کیا میں ان پر کسی سے دم کروالوں ؟" تو آپ نے فرمایا : (ہاں، کیونکہ اگر کوئی چیز تقدیر پر غالب ہوتی تو نظر بد ہوتی) اس حدیث کو ابتدائی نے صحیح ترمذی میں صحیح کیا ہے۔

اسیے ہی ابو داود میں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ آپ کہتی ہیں : "عاتن شخص کو حکم دیا جاتا تھا کہ وہ ونور کرے اور عین زدہ شخص اس کے پانی سے غسل کرے۔" اسے ابتدائی نے صحیح ابو داود میں صحیح قرار دیا ہے۔

اسی طرح امام احمد : (15550)، اور امام مالک : (1747)، نسائی، ابن جبان نے روایت کیا ہے اور ابتدائی نے مشکاة : (4562) میں سمل بن حنفیت سے نقل ہے کہ وہ ایک بار نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ مکہ کی جانب عازم سفر ہوئے اور جب مجھے کے قریب شعب خارہ نامی گلگ پہنچنے تو سمل بن حنفیت نے غسل کرنا شروع کیا، سمل کی رنگت گوری اور خوبصورت تھی، انہیں غسل کرتے ہوئے بنی عدی بن کعب کے عامر بن ربعہ نے دیکھا تو عامریہ کے بغیر نہ رہ سکا کہ : "آج سے پہلے میں نے اتنی صاف رنگت والی جلد بھی نہیں دیکھی" یہ کہنا ہی تھا کہ سمل فوری طور پر زمین پر گر گئے، پھر انہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لایا گیا اور کہا گیا کہ : اللہ کے رسول ! کیا آپ سمل کا کچھ کریں گے، اللہ کی قسم وہ تو اپنا سر بھی نہیں اٹھا پا رہا، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : تمہیں کس پر شک ہے؟ انہوں نے کہا : عامر بن ربعہ نے اسے دیکھا تھا۔ اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عامر کو بلایا اور ڈانٹ پلانی، اور فرمایا : (اپنے بھائی کو [نظر بد کے ذریعے] کیوں مارتے ہو؟ جب تو نے اپنے بھائی میں کوئی ابھی چیز دیکھی تو اس کے لیے برکت کی دعا کیوں نہیں کی؟!)، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عامر بن ربعہ کو سمل بن حنفیت کو غسل کا پانی میا کرنے کے لیے غسل کرے۔ تو عامر بن ربعہ نے اپنا پھرہ، دونوں ہاتھ، کہنیاں، پاؤں گھٹھوں تک اور تہ بند کے اندر رونی حصے کو ایک بڑے پیالے میں دھوئے، پھر اس پانی کو سمل پر ڈال دیا گیا، پانی ایک آدمی نے سمل کے سر، اور پیچھے سے کمر پر ڈالا، اور پھر اس پیالے کو اس کے پیچھے انڈیل دے۔ انہوں نے ایسے ہی کیا تو سمل بن حنفیت اٹھ کر لوگوں کے ہمراہ چل پڑے جیسے انہیں کچھ ہوا ہی نہیں تھا۔)

تو مذکورہ احادیث اور دیگر دلائل سیمت مشابہے کی بناء پر جسموراہ علم اس بات کے قائل ہیں کہ نظر لگ سکتی ہے۔

آپ نے جو حدیث سوال میں ذکر کی ہے کہ "قبروں میں مدفن لوگوں کی ایک تھانی نظر بد کی وجہ سے ہے" تو ہمیں اس کی صحت کے بارے میں کوئی علم نہیں ہے۔ البتہ نیل الاوطار میں ہے کہ بزار نے حسن سند کے ساتھ سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : (سیری امتن میں قضا و قدر کے بعد سب سے زیادہ لوگ نظر لکھنے کی وجہ سے فوت ہوتے ہیں۔)

مسلمان پر لازم ہے کہ اپنے آپ کو شیاطین اور سرکش جن و انس سے محفوظ رکھے اور اس کے لیے اللہ تعالیٰ پر مصبوط ایمان، اللہ تعالیٰ پر مکمل بھروسہ، توکل علی اللہ، اور اللہ تعالیٰ سے گڑگڑا کرماںگی گئی دعاؤں کا سہارا لے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت شدہ حفاظتی دعائیں پڑھے، سورت الفلق اور سورت الناس کثرت سے پڑھے، سورت اخلاص، سورت فاتحہ اور آیت الکرسی کی تلاوت کرتا رہا کرے۔ ذاتی تحفظ کے لیے نبوی دعاؤں میں سے کچھ یہ ہیں :

**«أَعُوذُ بِكَلَامِ اللَّهِ الْأَنَّامِ مِنْ خَيْرِهِ وَعَذَابِهِ، وَمِنْ شَرِّ عِبَادِهِ وَمِنْ هَمَزَاتِ الشَّيَاطِينِ وَأَنْ يَمْخُرُونَ»**

یعنی : میں اللہ تعالیٰ کے کامل کلمات کی پناہ حاصل کرتا ہوں، اللہ کی مخلوقات کے شر سے۔

**«أَعُوذُ بِكَلَامِ اللَّهِ الْأَنَّامِ مِنْ خَيْرِهِ وَعَذَابِهِ، وَمِنْ شَرِّ عِبَادِهِ وَمِنْ هَمَزَاتِ الشَّيَاطِينِ وَأَنْ يَمْخُرُونَ»**

یعنی : میں اللہ تعالیٰ کے کامل کلمات کی پناہ حاصل کرتا ہوں اللہ کے غصب سے، اللہ کی سزا سے، اللہ کے بندوں کے شر سے، اور شیاطین کے پاگل پن سے اور اس بات سے کہ شیطان سیرے پاس آئیں۔

اسی طرح فرمان باری تعالیٰ کثرت سے پڑھیں :

«**حَمْدُ اللَّهِ أَكْبَرُ هُوَ عَلَيْنَا تَوَكِّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعِزَّةِ أَنْتَمْ**»

ترجمہ: مجھے اللہ بھی کافی ہے جس کے سوا کوئی معبد برحق نہیں، میں اسی پر بھروسہ کرتا ہوں اور وہ عرش عظیم کارب ہے۔ [التوبہ: 129] اسی طرح کی دیگر مسنون اور شاہد دعائیں بھی پڑھے، ابن قیم رحمہ اللہ کی جواب کے آغاز میں ذکر کی گئی لکھنکوہا مطلب بھی یہی ہے۔

اگر عائن شخص [جس کی نظر لگی ہواس] کا علم ہو جائے، یا کسی کے بارے میں شک ہو کہ اس کی نظر لگی ہے تو پھر ایسے عائن شخص کو متاثرہ مرضیں کے لیے غسل کرنے کا حکم دیا جاتے گا، چنانچہ ایک بڑے برتن میں پانی میں اپنا ہاتھ ڈالے، پھر کلی اسی برتن میں کرے، اسی برتن میں اپنا چہرہ دھوئے، پھر اپنے ہاتھ کو استعمال کرتے ہوئے دایں گھٹنے پر پانی ڈالے اور گھٹنے سے پانی برتن میں گراۓ، پھر دیاں ہاتھ استعمال کرتے ہوئے باہمیں گھٹنے پر پانی ڈالے، اور اپنی تہبند اسی پانی میں دھوئے، اور پھر عین زدہ شخص کے پیچے کھڑے ہو کر کبکبار کی یہ سارا پانی اس پر انڈیل دے، اللہ کے حکم سے وہ شفایاں ہو جائے گا۔

"فتاویٰ الجیۃ الدائمة للجوث العلمیہ والافتاء" (186/1)

اسی طرح شیخ محمد بن صالح عثیمین رحمہ اللہ سے پوچھا گیا: کیا انسان کو نظر لگ جاتی ہے؟ اور پھر اس کا علاج کیسے کیا جائے گا؟ کیا ذاتی تحفظ کے لیے اقدامات کرنا توکل کے منافی ہے؟

تو انہوں نے جواب دیا:

نظر لکھنے کے بارے میں ہماری رائے یہ ہے کہ نظر لگ جاتی ہے اور اس کا ثبوت شرعی بھی ہے اور مشاہداتی بھی ہے، جیسے کہ فرمان باری تعالیٰ ہے:

**(وَإِنْ يَرَى الظَّاهِرَ كَفَرَ وَإِنْ يَرَى الْقَوْنَكَ فَإِنَّهُمْ بِهِمْ)**

ترجمہ: اور عین ممکن ہے کہ کافر لوگ آپ کو اپنی نگاہوں سے پھسلا دیں۔ [القلم: 51]

اس آیت کریمہ کی تفسیر میں ابن عباس رضی اللہ عنہما سیمت دیگر مفسرین بھی یہ کہتے ہیں کہ: یہاں مطلب یہ ہے کہ آپ کو نظر بد سے دوچار کر دیں۔ اسی طرح نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان بھی ہے کہ: (نظر اثر رکھتی ہے، اور اگر کوئی چیز تقدیر پر غالب آسکتی ہوتی تو وہ نظر بد ہوتی، جب تم سے [نظر بد کے علاج کے لیے] غسل کا پانی طلب کیا جائے تو تم غسل کر کے دے دو) اس حدیث کو مسلم نے روایت کیا ہے۔ اسی طرح سنن نسائی اور ابن ماجہ میں عامر بن ریبیع کا واقعہ بھی ہے کہ وہ سمل بن حنیف کے پاس سے اس وقت گزرے جب وہ غسل کر رہے تھے۔۔۔ پھر مکمل واقعہ ذکر کیا۔

اسی طرح زینی خاتائق اور مشاہداتی واقعات بھی اس کے گواہ میں، ان کا انکار ممکن نہیں ہے۔

اگر کسی کو نظر بد لگ جائے تو پھر اس کا شرعی علاج کی طریقوں سے ممکن ہے:

1- دم کرنا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے: (نظر بد اور بخار کے علاوہ دم ہے جی نہیں۔) ترمذی: (3884) ابو داود: (2057). اسی طرح سیدنا جبریل سبھی بنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دم کرتے ہوئے کہتے تھے: «بِالْمِنْ الْبَرَأْزِيْكَ، مِنْ كُلِّ شَيْءٍ يُؤْنَكَ، مِنْ شَرِّ كُلِّ شَيْءٍ أَوْ عَيْنِ حَابِيدَ، اللَّهُ يَشْفِيْكَ، بِالْمِنْ الْبَرَأْزِيْكَ» یعنی: اللہ کے نام سے میں آپ کو دم کرتا ہوں، آپ کو تکلیف دینے والی ہر چیز سے، بہ جان اور حسد آنکھ کے شر سے، اللہ آپ کو شفادے گا، میں اللہ کے نام سے آپ کو دم کرتا ہوں۔

2- عائن شخص سے غسل کا پانی لے کر غسل کرنا، جیسے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عامر بن ریبیع کو گزشتہ حدیث میں غسل کا پانی دینے کا حکم دیا اور پھر نظر زدہ شخص پر وہ پانی ڈال دیا گیا۔

لیکن عائن شخص کے پیشاب یا پانچانے کے فتنے کو لینا تو اس کی کوئی دلیل نہیں ہے، اسی طرح عائن شخص کے آثار کو لینے کی بھی کوئی دلیل نہیں ہے، حدیث مبارکہ میں صرف یہی ہے کہ عائن شخص کے اعضا اور تہبند کے اندر وہی ہے کو دھوکر پانی سے غسل کیا جاتے، یہ ممکن ہے کہ تہبند کے حکم میں سر کے رومال، ٹوپی اور قمیص کا اندر وہی حصہ بھی شامل ہو جائے۔ واللہ عالم

نظر بد سے بچاؤ کے لیے پیشگی خناطی اقدامات کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے، اور یہ توکل کے منافی بھی نہیں ہے، بلکہ یہ توکل درحقیقت اللہ تعالیٰ پر اعتماد کے ساتھ ایسے اسباب اپنانے کو کہتے ہیں جو شریعت میں جائز ہیں۔ اسباب اپنانے کا اللہ تعالیٰ نے حکم بھی دیا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ بنی اسرائیل و سلم خود حسن و حسین رضی اللہ عنہما کو پیشگی دم کیا کرتے تھے اور فرماتے: «أَعِزِّزُكُمْ بِهَذَا مِنْ كُلِّ شَيْطَانٍ وَّهَمَّةٍ، وَمَنْ كُلِّ عَنْ لَامَةٍ» یعنی: میں تم دونوں کو اللہ تعالیٰ کے کامل کلمات کی پناہ میں دیتا ہوں ہر شیطان، زہر یا چیز اور ہر نظر بد کے شر سے۔

اس حدیث کو ترمذی: (2060) اور ابو داود: (4737) نے روایت کیا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہ بھی فرماتے تھے کہ: (سیدنا ابراہیم علیہ السلام احراق اور اسما علیل دونوں کو ایسے بھی دم کیا کرتے تھے۔) بخاری: (3371)

"فتاویٰ شیخ ابن عثیمین" (117/2، 118)

اس بارے میں مزید کے لیے آپ سوال نمبر: (11359) کا جواب ملاحظہ کریں۔

واللہ عالم